بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی

بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی

ید اللہ علی الجماعۃ . ترمذی

لا جماعۃ الا بامارۃ . دارمی

ہفت روزہ

تنظیم اہلحدیث

لاہور

جماعت اہلحدیث کی ترجمان

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی

نگران اعلیٰ: عارف سلمان روپڑی

جلد 54 | جمعۃ المبارک | 6 صفر 1431ھ 22 تا 28 جنوری 10ء | شمارہ 3 | فون: 7656730 فیکس: 7659847

زندگی کا ٹمٹماتا چراغ اور سیلِ بیکراں کا مقابلہ

شہرِ اماں کے باسی اضطراری حالت میں ہیں کہ روزی کمانے کے تفکرات اور مہنگائی کے خدشات کمر توڑ کر رکھ دیں گے یا لٹیروں اور جاگیرداروں سے حساب لے کر ملکی خزانے کو خود کفیل بنا کر غرباء کو رداۓ توقیر عطا کر کے رذالت سے نکالا جائے گا۔

اداسیوں کے گھیراؤ میں زندگی کے الاؤ کو تپایا جاتا رہے گا یا سوغاتِ امن سے زندگی پر نشاط اور قلوب مطمئن ہوں گے۔ لٹ جانے کا خوف، گولیوں کے نشانہ بننے کا ڈر، عزت کے تار تار ہونے کا واہمہ دل فکاری کا سبب بنے گا یا مال و دولت کے تحفظ، جان کی امان، عزت و ناموس کے رکھوالے آگے بڑھ کر سید القوم خادمھم (قوم کا سردار تو وہ ہے جو قوم کا خادم ہے) کا تمغہ سینے پر سجائیں گے۔

چرب زبانی، مکر و فریب سے عوام کو جال میں پھنسائیں گے یا یؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ۔ (اپنی شدید ضرورت کے وقت بھی دوسروں کو اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں) کے اصول کو اپنا کر عوام کے دلوں میں جگہ بنائیں گے۔

ملکی سفینے کو بھنور میں پھنسا کر لذت پرستی سے لذت اٹھائیں گے یا ملک و قوم کے لیے تن من دھن قربان کر کے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ (تم ہرگز اس وقت تک بھلائی و نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی پیاری چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو)

دلرباؤں کی اداؤں پر مرمٹنے اور رقص و سرود سے دل لبھانے کی چال چلیں گے یا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے ہوئے خیر امم میں شمار ہونا پسند کریں گے۔

ہاں! خیر و برکت سے معمور زندگی کا ٹمٹماتا چراغ فحاشی و عیاشی کے سیلِ بیکراں سے نبرد آزما ہے۔ شاید اس بے باک تاثر کی چبھن حالات کا دھارا بدل دے اور ٹمٹماتا چراغ زندگی جلوۂ خورشید بن جائے۔

جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس www.jaamia.info

ابو عکاشہ عبداللطیف حلیم

آداب اجازت

وعن كلدة بن حنبل رضي الله عنه قال اتيت النبي ﷺ فدخلت عليه ولم أسلم فقال النبي ﷺ ارجع فقل السلام عليكم أأدخل (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب کیفیۃ الاستئذان حدیث:٥١٧٦)

کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور سلام کیے بغیر ہی اندر داخل ہو گیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ اور اس طرح کہو، السلام علیکم، کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟

رسول کریم ﷺ خلق عظیم کے مالک ہیں اور آپ نے اپنی امت کو بھی ایسے آداب اور اخلاق سکھائے کہ کسی دین میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے جس انداز سے رہنمائی فرمائی اس کو اپنانے میں ہی کامیابی ہے۔ باوجود اخلاق عظیم سے متصف ہونے کے صحابی کو واپس لوٹا دینا اور اسے السلام علیکم کہہ کر اجازت لینے کا طریقہ سکھانا بظاہر اچھا نہیں لگتا۔ لیکن بعض امور میں یہ انداز اختیار کر کے ہی اصلاح کی جا سکتی ہے۔ اس لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے ہوئے ان تمام امور کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

ایک اسی طرح کا اور واقعہ بھی حدیث میں موجود ہے۔ ربعی بن حراش بیان کرتے ہیں کہ ہمیں بنو عامر قبیلے کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ اس نے نبی ﷺ سے اجازت طلب کی جبکہ آپ گھر کے اندر موجود تھے۔ اس نے ان الفاظ میں اجازت مانگی، کیا میں اندر داخل ہو جاؤں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے خادم سے فرمایا! اخرج الى هذا فعلمه الاستئذان فقل له قل السلام عليكم أأدخل؟ اس شخص کے پاس جاؤ اور اسے اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھاؤ اور اس سے کہو کہ وہ ان الفاظ کے ساتھ اجازت مانگے، السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟ پس اس آدمی نے یہ سن کر کہا، السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟ تو آپ نے اسے اجازت دے دی اور وہ اندر داخل ہو گیا۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب کیفیۃ الاستئذان حدیث:٥١٧٧)

اجازت لیتے ہوئے یا ویسے بھی کسی کے گھر میں جھانکنا سوء ادبی اور گناہ کا کام ہے۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انما جعل الاستئذان من اجل البصر۔ اجازت کا طلب کرنا اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ (کسی نامحرم پر) نظر نہ پڑے۔

(صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب الاستئذان من أجل البصر، حدیث: ٦٢٤١)

اجازت زیادہ سے زیادہ تین بار طلب کرنی چاہیے اگر اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جانا چاہیے۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الاستئذان ثلاث فان اذن لك والا فارجع۔ اجازت طلب کرنا تین دفعہ ہے پس اگر اجازت دے دی جائے (تو اندر چلا جائے) ورنہ واپس لوٹ آئے۔ (صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب التسلیم الاستئذان ثلاثا، حدیث: ٦٢٤٥)

بعض لوگ جہالت کے سبب اور بعض جانتے ہوئے بھی گھر والوں پر طعن و تشنیع شروع کر دیتے ہیں۔ کہ ہمیں اجازت نہیں ملی اور اگر کوئی یہ کہہ دے کہ میں فارغ نہیں یا پھر کبھی ملاقات ہو جائے گی تو اس کو تو خوب بدنام کیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ دیندار لوگوں کا عمل نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ رب العزت نے تو ہمیں یہ حکم دیا ہے: يايها الذين امنوا لا تدخلوا بيوتا غير بيوتكم حتى تستانسوا وتسلموا على اهلها۔ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ کسی کے گھر میں داخل نہ ہوا کرو، یہاں تک کہ تم اجازت حاصل کر لو اور اس کے گھر والوں کو السلام علیکم (نہ) کہہ لو۔ وان قيل لكم ارجعوا فارجعوا هوا زكى لكم۔ اگر تمہیں یہ کہا کہ لوٹ جاؤ (اجازت نہ ملے) تو لوٹ جاؤ یہ تمہارے لیے بہت پاکیزہ بات ہے۔ (سورۃ النور: ٢٧، ٢٨)

اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم ﷺ نے اہل خانہ کے جذبات اور احساسات کا کس قدر احترام کیا ہے اور اجازت طلب کرنے والے کی کیسی عمدہ راہنمائی فرمائی ہے۔ طرفین کے لیے پاکیزگی اور تقویٰ یہی ہے کہ وہ اسلام کے سنہری اصول اپنائیں تاکہ اللہ کے دین کی پیروی ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

تنظیم اہلحدیث

ہفت روزہ — لاہور

جماعت اہلحدیث کی ترجمان

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

جلد 54	شمارہ 3
6، صفر	1431ھ
22، جنوری	2010ء

C.P.L - 104

فون: 7656730 / 7670968 فیکس: 7659847

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
نائب مدیر انتظامی: مولانا محمد جابر حسین
معاون مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
مینجر: شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ / ڈیزائننگ: حافظ محسن یوسف
0321-4025503

فہرست

اداریہ 3
الاستفتاء 5
تفسیر سورۃ آل عمران 7
رشوت معاشرے کا خطرناک کینسر 9
حسن فطرت کا شاہکار...... 11
تسلی دل کو ہوتی ہے...... 15
معاشرہ کی اصلاح...... 17

زرتعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 300 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

مولانا عبداللطیف حلیم

کیا وہ قرآن مجید میں غور وفکر نہیں کرتے؟

ملک پاکستان کے صدر جناب آصف زرداری کبھی کبھی جذبات میں آجاتے ہیں اور پھر ایسی بات الاپ جاتے ہیں جو ایک مسلم حاکم کے شایان شان نہیں ہوتی ان کی اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ کیا انہیں اس بات کا بھی اندازہ نہیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اسی کام پر ان کی پارٹی عمل پیرا ہے اصل میں اس پارٹی بازی سے قرآن مجید نے روکا ہے قرآن مجید کا اعلان ہے "ولا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوی" "اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم عدل نہ کرسکو عدل کرو وہ تقوی کے زیادہ قریب ہے۔

اصل میں یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو قرآن مجید میں غور وفکر کرتے ہیں اس کا علم حاصل کرتے ہیں اور پھر اس ملک کا قرآن وسنت منشور ہوتا ہے ایسے لوگ جو قرآن مجید میں غور وفکر نہیں کرتے ان کا منشور صرف یہی ہوتا ہے دوسری پارٹی کو گراؤ اپنی کو بچاؤ اس میں چاہے ایسے لوگ ہوں جو ملکی سرمایہ قرض لے کر ڈکار گئے ہوں اور ان کے بڑے بڑے اکاؤنٹ باہر کے ممالک میں موجود ہوں اور اگرچہ ان کا بنایا ہوا ذیلی ادارہ (عدلیہ) یہ فیصلہ بھی دے دے کہ یہ لوگ ملک پاکستان کے مجرم ہیں انہوں نے اربوں روپے قرض لے کر ملک کے خزانے کو خالی کردیا ہے انہیں سزا ملنی چاہیے۔

این، آر، او کے بارے میں عدالت عظمٰی کے مختصر فیصلے کے بعد پیپلز پارٹی کی ہائی کمان نے جو حکمت عملی اپنائی اور جس کا پہلا باضابطہ اظہار نوڈیرو میں جناب صدر کی شعلہ فشانی سے ہوا اس نے یکا یک سارے حالات تبدیل کردیے پیپلز پارٹی کے تمام چھوٹے بڑے وابستگان کمر کس کے میدان میں آگئے اور ان عناصر پر گولہ باری شروع کردی جو پردوں کے پیچھے چھپے سازشیں کررہے ہیں عدالت عظمٰی کا فیصلہ آنے سے قبل پیپلز پارٹی کے عہدیداران بمعہ وزیر اعظم اور صدر صاحب یہ اعتراف کرچکے تھے کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ آنے کے بعد ہم اسے تسلیم کریں گے۔

عدالت کا فیصلہ آنے کے بعد یہ ہستیاں جس انداز میں میدان میں اتریں اور ہتھیاروں سے لیس ہوکر خوب خوب سنائیں اور اپنے دفاع کے لیے جو ہاتھ پاؤں مار سکتے تھے مارے وہ شاید بھول چکے تھے کہ فیصلہ آنے سے قبل ہم کیا کہہ چکے ہیں؟ اور اس دوران اس کہانی کو بھی خوب اچھالا (جو ایک

من گھڑت کہانی تھی) اسے اچھالنے والے قمر الزمان کائرہ پیش پیش تھے۔ جو وزیر اطلاعات ہیں کہ میاں شہباز شریف نے جو چیف جسٹس چوہدری افتخار چوہدری سے رات کو ملاقات کی اس کا کیا مطلب ہے؟ حالانکہ جس اخبار نے جھوٹی خبر شائع کی اس نے اس کی تردید بھی شائع کردی اس کے بعد اس ملاقات والی بات کو بیان کرنے کا کیا مطلب ہے اتنے عظیم عہدے پر ہونے والے کس طرح ٹامک ٹوئیاں مارتے ہیں۔ یہ اس عدالت کا حکم تھا جسے سپریم کورٹ آف پاکستان کہا جاتا ہے ہمارے صدر صاحب کو کیا ہوگیا ہے کہ امریکہ کو سپر پاور مانتے ہیں اور عدالت عظمیٰ کو سپریم کورٹ ماننے کے لیے تیار نہیں اور اس کے فیصلے کو رد کردیتے ہیں، حالانکہ یہ عدالت بنائی ہی اس لیے گئی ہے کہ صحیح فیصلہ کرے۔ اور عدالت کا کام ہوتا ہے انصاف مہیا کرے اور کسی بڑے سے بڑے کی رورعایت نہ کرے اگرچہ یہ عدالت اسلامی تو نہیں اگر اسلامی عدالت ہوتو معاملہ اس سے بھی کٹھن ہوتا ہے اور کبھی کبھی وقت کے خلیفہ کو عدالت میں جانا پڑتا ہے اسلامی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے مجال ہے کسی کو کوئی اف بھی کرے یہ تو آج ملک پاکستان میں ہورہا ہے کہ ادھر عدالت عظمیٰ فیصلہ سنانے والی تھی ادھر میڈیا والے مختلف سیاستدانوں اور سکالروں کے سامنے مذاکرہ کے دوران باربار یہ سوال اٹھاتے کہ کیا این، آر، او کے خلاف فیصلہ آنے پر صدر زرداری کی گرفت کی جائے گی یا نہیں؟ تو پیپلز پارٹی کے حواری فوراً کہہ دیتے ہیں صدر ہوتے ہوئے ان کی گرفت نہیں ہوسکتی۔ حالانکہ ملک پاکستان بھی اسلام کے نام سے معرض وجود میں آیا۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ انگریزی قانون اور جمہوریت کے ہتھے چڑھ گیا۔ اسلامی تاریخ میں ایسی مثال نہیں ملتی کہ وقت کے خلیفہ اور بادشاہ کو عدالت میں طلب کیا جائے مجال ہے اسے انکار ہو یا وہ اپنی توہین سمجھے اس لیے کہ یہ تعلیم مقدس رسول اللہ ﷺ نے دی کہ جنہیں امت کی ہدایت کے لیے بھیجا گیا۔ انہوں نے اپنی امت کے لیے یہ اصول بنادیا۔ ''لوان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها'' [صحیح بخاری] اگر محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیا جاتا۔ کاش ہم نے شریعت الٰہی کے قوانین کو اپنایا ہوتا تو آج یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ ہمارے ملک میں انصاف نام کی کوئی چیز نہیں۔ ہمارے صدر صاحب کہتے ہیں شریف برادران سے مذاکرات کرتے ہوئے کبھی قرآن پاک درمیان میں نہیں لایا۔ کبھی انہوں نے میاں نواز شریف کے حوالے سے کہا تھا کہ ''وعدے قرآن وحدیث تو نہیں ہوتے'' محسوس یوں ہوتا ہے کہ جناب صدر صاحب قرآن وحدیث کی اہمیت کو نہیں جانتے بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا موصوف قرآن وحدیث کے حروف ابجد بھی نہیں جانتے وگرنہ قرآن وحدیث کو یوں درمیان میں نہ لاتے، کاش کہ وہ قرآن مجید کے بارے کچھ جانتے ہوتے کہ قرآن مجید کا فرمان ہے: ''واوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا'' اور وعدوں کو پورا کرو بے شک وعدوں کے بارے سوال کیا جائے گا۔ [سورۃ اسراء]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں بات کرے تو جھوٹ بولے، امانت میں خیانت کرے، وعدہ خلافی کرے۔

وعدہ کرکے توڑ دینا قرآن وحدیث کی مخالفت اور منافق کی نشانی ہے اللہ رب العزت تمام کائنات کے لوگوں کو فرماتا ہے ''افلا يتدبرون القرآن ام على قلوب اقفالها'' [سورۃ محمد] کیا وہ قرآن مجید میں غور فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگ چکے ہیں ایسے لوگ جن کے دلوں پر قفل لگ چکے ہیں دنیا داری کے، دنیاوی مال ودولت اور لالچ کے وہ کیا قرآن پر غور کریں گے۔ بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو ہر جگہ قرآن مجید کے تقدس کو پامال کرتے ہیں۔

وہ کیا خاک کریں گے رفو قوم کا گریباں
جنہیں خود اپنا پھٹا دامن سینا نہیں آتا

بقیہ: جامعہ اہلحدیث لاہور میں طلباء کے لیے تدریسی و رہائشی کمروں پر مشتمل چار منزلہ بلاک کی تقریب سنگ بنیاد

رانا شاہد، محمد عظیم ولد محمد دین آف سرگودھا، حافظ تبسم وحید، حافظ عبدالعلیم روپڑی، پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی، حاجی محمد طارق صدیق، عبداللہ کوثر مدیر ادارہ منابل الخیریہ گوجرانوالہ، عبدالعلام عارف، حاجی غلام رسول، محمد ایوب، حافظ محمد یونس خلیق پسران حاجی محمد یعقوب، حاجی فرخ سعید، ڈاکٹر محمد خالد خواجہ محمد شفیق، قاری محمد یوسف، شیخ الحدیث مفتی عبیداللہ خاں عفیف، قاری محمد حنیف مدنی، قاری ساجد محمود، مولانا حافظ عبداللطیف ودیگر قابل ذکر ہیں۔ آخر میں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن الازہری نے بڑی رقت آمیز دعا فرمائی جس میں انہوں نے اس بلڈنگ کی تعمیر وتکمیل کے ساتھ ساتھ بانیان جامعہ کی بلندی درجات اور معاونین ومحبین جامعہ نیز تمام شرکاء کی سعادت دارین کے لیے خصوصی دعا کی ازاں بعد تمام شرکاء پروگرام کے لیے جامعہ کی لائبریری ہال میں چائے ومٹھائی کا انتظام کیا گیا جو وافر حسن انتظام کے اعتبار سے قابل تحسین وتعریف تھا اس کے اہتمام کی ذمہ داری جامعہ کے مدرس قاری فیاض احمد اپنے ہمرائیوں کے ساتھ بڑی عمدگی وخندہ پیشانی سے کررہے تھے۔ استقبالیہ پر حافظ عبداللطیف، محمد شہزاد ودیگر خدمات سرانجام دے رہے تھے اس طرح یہ بابرکت پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا اس موقع پر مناسب ہے کہ میں گزارش کروں کہ قارئین جیسے اور جتنا ممکن ہو ہم اس تعمیر میں حصہ شامل کریں صاحب حیثیت مخیر احباب مالی طور پر عطیہ کریں علماء وطلباء ودیگر دعاؤں کے ساتھ تعاون کرکے شامل اجر وثواب ہوسکتے ہیں تاکہ بلڈنگ کی تکمیل وتعمیر کے لوازمات دستیاب ہوں اور یہ کام جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچے۔ اللھم آمین

اللھم وفقنا لما تحب وترضیٰ یا ارحم الراحمین

الاستفتاء

مفتی عبید اللہ خاں عفیف
بانی ومتولی مسجد امۃ العزیز اہلحدیث فیصل آباد

نکاح میں طے شدہ شرط کا ایفاء شرعاً ضروری ہے

سائل نے مورخہ 19-6-2006 کو ایک شادی محترمہ صدف حسین ولد محمد جاوید جو پہلے ہی مطلقہ تھیں اس سے شادی کی بروقت موقع نکاح 12 تولے زیور مالیت ایک لاکھ پچاس ہزار طے پایا اور موقع پر ادا کیا مگر نکاح نامہ میں درج نہ کروایا اور موقع پر حق مہر ادا کر دیا ہے اولڑکی کے گھر والوں نے شرط لگائی کہ اگر بلاوجہ طلاق دی تو سائل اپنی جائیداد سے جو شرعی حصہ بنتا ہوگا ادا کرے گا۔ سائل پہلے سے ہی شادی شدہ تھا اور صدف حسین کی نکاح میں موجودگی اور وقت طلاق تک 4 عدد بیویاں کل نکاح میں تھی (بمعہ صدف حسین) سائل کے کل بچے 5 عدد ہیں ایک صدف حسین سے اور بقایا دوسری بیویوں سے سائل نے گھریلو وجوہات اور صدف حسین کی بار بار چوری جھوٹ کی عادت گالی گلوچ کی عادت کی وجہ سے طلاق دے دی۔ اب برائے مہربانی شرعاً صدف حسین کن چیزوں کی مالک ہوگی طلاق کے بعد کیونکہ صدف حسین نے سائل پر ایک عدد مقدمہ عدالت میں جمع کرایا کہ سائل اپنی جائیداد کا 1/8 حصہ صدف حسین کو ادا کرے۔ اسلام اس دو سے کیا وضاحت کرتا ہے۔

(۱) کیونکہ اگر ورثہ ہے تو وہ تو سورۃ النساء کے مطابق وفات کے بعد ہے اور 1/8 سب 4 بیویوں میں تقسیم ہوگا۔ جو نکاح میں موجود ہونگی موقع وفات شوہر۔

(۲) اگر کوئی شرط اسلام قرآن وحدیث نص کے خلاف لگائی جائے تو وہ باطل ہوگی (حدیث نبوی)

نوٹ: نکاح نامہ میں کہیں بھی وراثت یا 1/8 جائیداد کا ذکر نہیں تو شرعاً کیا حصہ ہے صدف حسین کو ملے گا؟

سائل: شیخ خالد رحیم ولد عبدالرحیم لاہور

الجواب بعون اللہ الملك الفتاح الوهاب ومنه الصدق والصواب: بشرط صحت سوال: جواب رقم کرنے سے قبل نامناسب نہ ہوگا کہ نکاح فارم کی مطلوبہ دفعہ نمبر 19 کو پڑھا جائے تاکہ پتہ چلے کہ وہاں کیا لکھا گیا ہے تو پتہ چلا کہ دفعہ نمبر 19 پر مرقوم مضمون سے صاف عیاں ہے کہ خالد کی جائیداد منقولہ وغیرہ سے صدف حسین کی طرف سے اپنے شرعی حصہ کا مطالبہ طلاق کے ساتھ مشروط ہے بیوی کی ساتھ نہیں شرط کا مضمون اپنے اندر نص کا حکم رکھتا ہے مطلقہ وہ عورت ہوتی ہے جسے اس کے شوہر نے اپنی حیات وصحت کی حالت میں طلاق دے کر حبالہ عقد سے آزاد کر دیا ہو۔ اور بیوہ وہ عورت ہوتی ہے جو اپنے شوہر کی موت کے وقت نکاح میں ہوتی ہے "وَبَيْنَهُمَا بَوْن بعيد" اس لیے جناب شیخ خالد کا شرعی ورثہ کی آڑ لے کر اپنی تسلیم شدہ شرط سے انحراف کی کوشش اپنے اندر کوئی معقولیت رکھتی ہے اور نہ شرعاً جائز ہے اس وضاحت کے بعد خالد مذکور کے سسرال کی شرط دو حال سے خالی نہیں۔ (۱) یہ شرط اس لیے لگائی گئی ہو کہ اس کے ذریعہ نکاح کے اصلی اور مرکزی مقاصد کو دوام بخشا جائے یعنی دوام العشرة الزوجية وتربية الاولاد [فقه السنة ج ۲ ص ۵۳] اگر اس شرط کی تہہ میں یہی غرض تھی تو یہ شرط مثبت ہے اور شرعاً اس کا ایفاء ضروری ہے جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عقبہؓ کی حدیث میں ہے "عن عقبة بن عامر قال قال رسول اللهﷺ احق الشروط ان توفوا به مااستحللتم به الفروج" [صحيح البخاری باب الشروط فی المهر عند عقدة النكاح ج ۱ ص ۳۷۶] رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ جن شرطوں کے ساتھ تم نے شرمگاہوں کو حلال بنایا ہے ان شرطوں کو پورا کرنا دیگر شرطوں کی نسبت تم پر زیادہ ضروری ہے۔

"قال عمر ان مقاطع الحقوق عند الشروط ولك مااشترطت" [صحیح البخاری ج ۱ ص ۳۷۶] حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حقوق میں نزاع کی صورت میں باہمی طے شدہ شرطوں کے تحت فیصلے ہونگے اور تیرے لیے وہی کچھ ہے جس کی تو نے شرط لگائی لہٰذا یہ شرط چونکہ نکاح کے اصلی مقاصد (ازدواجی رشتہ کو قائم رکھنا اور اولاد کی شرعی تربیت) میں داخل ہے اور اس کی پختگی کا باعث ہے اس لیے فرمان رسولﷺ کے مطابق اس شرط کا ایفاء واجب ہے۔

ثانی یہ کہ اگر سسرال والوں نے یہ شرط اس لیے لگائی ہو کہ کچھ وقت کے بعد طلاق کے حالات پیدا کر کے بعد از طلاق خالد کی جائیداد کا کچھ حصہ بٹورنے میں کامیاب ہو جائیں گے اگر صورت حال ایسی ہو تو پھر یہ اکل بالباطل ہے جو کہ قطعاً حرام ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے "وَلَا تَأْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ

لِتَاكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o

[البقرہ ۱۸۸] اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ اور اس کو حکام تک نہ پہنچاتا کہ ناحق لوگوں کے مال کا کچھ جان بوجھ کر کھا جاؤ۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر شرعی شرطوں پر نکیر کرتے ہوئے فرمایا "مابال رجال یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ ماکان من شرط لیس فی کتاب اللہ فھو باطل" [صحیح البخاری باب الشرو مافی الولاء ج ۱ ص ۲۷۷] یہ کیسے لوگ ہیں کہ کتاب اللہ کے منافی شرطیں لگانے لگے ہیں یاد رکھو ہر وہ شرط جو کتاب اللہ کے خلاف ہوگی وہ باطل ہوگی۔

ایک دوسرے مقام پر فرمایا "من اشترط شرطا لیس فی کتاب اللہ فھو باطل و شرط اللہ احق واوثق" [صحیح البخاری باب المکاتب ج ۱ ص ۳۴۸] جو کوئی ایسی شرط لگائے جو شریعت کے خلاف ہو وہ باطل ہے اللہ کی شرط ایفاء کی زیادہ حقدار اور زیادہ مضبوط ہے۔
لہٰذا اگر واقعی سسرال کی یہی نیت تھی تو ان کو شرعا اس مطالبے کا قطعا کوئی حق نہیں۔

اسی طرح شیخ خالد کی طلاق میں بھی دو احتمال جھلک رہے اول یہ کہ ممکن ہے کہ اس نے اپنی جائیداد کے تحفظ میں اپنی بیوی پر جھوٹ بولنے، نافرمانی اور چوری کی تہمت لگائی ہوتا کہ ان عیوب کو بہانہ بنا کر اپنی جائیداد بچا لے جبکہ وہ ان الزامات سے پاک ہو لہٰذا اگر وہ ان نام نہاد اور فرضی الزامات میں صادق نہیں تو اپنی تسلیم شدہ شرط کو پورا کرنے کا شرعا پابند ہے انحراف کی قطعا کوئی گنجائش نہیں ورنہ غاصب قرار پائیگا و لاتاکلوا اموالکم بالباطل کی زد میں ہوگا لہٰذا اسے چاہیے کہ اگر اپنی کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ سے آٹھواں حصہ نکال کر اس آٹھویں حصے کو اپنی چاروں بیویوں پر تقسیم کرے اور ہر ایک پر برابر تقسیم کرے، مثلاً کل جائیداد چونسٹھ ہزار ہے، آٹھ ہزار چار بیویوں کو دو، دو ہزار کے حساب سے مسماۃ صدف جبیں کو مبلغ دو ہزار ادا کرے۔

جیسے کہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان کے سارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ان کی چاروں بیویوں پر برابر تقسیم ہوا تھا۔ جیسا کہ صحیح بخاری باب برکۃ الغازی فی مالہ حیا ومیتا ص ۴۴۲ ج ۱۔
مسماۃ مذکورہ کل جائیداد کے سارے آٹھویں حصہ کا مطالبہ کرنے میں حق بجانب نہیں۔

اگر شیخ خالد اپنی بیوی کو مذکورہ الزامات اور چوری کی تہمت لگانے میں صادق ہے یعنی اس کی بیوی مسمات مذکورہ ان عیوب کی مرتکب ہے اور شیخ خالد نے انہی عیوب کی وجہ سے طلاق دی ہے اور اس طلاق کے ذریعہ اپنی جائیداد کو بچانا مقصود ہرگز نہیں تھا، تو پھر مسمات مذکورہ کو اس شرط کی بنیاد پر مطالبہ کرنے کا شرعا کوئی حق حاصل نہیں۔ اس کا یہ مطالبہ بھی اکل بالباطل کا مصداق ہے۔

رہا یہ آپ حق مہر ادا کر چکے ہیں اگر واقعی نکاح کے موقع پر حق مہر ادا کر دیا تھا تو کورٹ کے ذریعہ حق مہر کا مطالبہ کرنا جائز نہیں، اگر وہ عدالت کے ذریعے دوبارہ حق مہر وصول کر لیتی ہے تو یہ حرام مال ہوگا وہ حرام مال کی مرتکبہ ٹھہرے گی۔ بہرحال یہ مقدمہ عدالت میں ہے، لہٰذا وہی اس کی سماعت کی مجاز ہے۔ میں نے یہ شرعی رائے قائم کی ہے، فیصلہ نہیں فتویٰ ہے۔
مفتی کسی قانونی سقم اور عدالت میں ہرگز مسئول نہ ہوگا۔
ہذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

☆☆..........☆☆..........☆☆

علامہ پروفیسر ابراہیم خادم قصوری کو صدمہ

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل ونامور خطیب علامہ پروفیسر ابراہیم خادم قصوری کے چھوٹے بھائی چوہدری عبدالوحید خاں گزشتہ روز چالیس سال کی عمر پا کر خالق حقیقی سے جاملے وہ عرصہ پانچ ماہ سے گلاب دیوی ہسپتال لاہور کے دل کے وارڈ میں داخل تھے مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، تین لڑکے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں نماز جنازہ لکھوی خاندان کے چشم وچراغ پروفیسر حماد لکھوی نے پڑھائی جس میں علاقے بھر سے عوام نے شرکت کی، علامہ خادم قصوری نے اس موقع پر کہا کہ موت اٹل ہے وہ آ کر ہی رہے گی، میرا خاندان طویل عرصہ سے قرآن وحدیث اور ملک وملت کی خدمت کر رہا ہے اور یہ مشن تا قیامت جاری رہے گا۔ (انشاء اللہ) اس موقع پر مولانا حسن محمود کبیر پوری، قاری عبدالمجید خادم قصوری، چوہدری عبدالحمید خاں میو، قاری عبدالرشید خادم قصوری، مولانا محمد اسحاق خادم قصوری، مولانا بارک اللہ صمصام اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی سیکرٹری پنجاب چوہدری احسن رضا خاں بھی موجود تھے۔ دینی وسیاسی جماعتوں کے راہنماؤں نے علامہ خادم قصوری دلی افسوس کا اظہار کیا ہے۔

سورۃ آل عمران

(قسط نمبر:12) **حافظ عبدالوہاب روپڑی** (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ وَقُلْ لِلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ ءَأَسْلَمْتُمْ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝

پھر (بھی) اگر یہ تم سے جھگڑا کریں تو تم کہہ دو کہ میں نے اور میرے تابعداروں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا سر جھکا دیا ہے اہل کتاب اور ان پڑھ لوگوں سے پوچھیے کیا تم بھی سر تسلیم خم کرتے ہو اگر یہ فرمانبردار بن جائیں تو یقیناً ہدایت پا جائیں گے اور اگر یہ روگردانی کریں تو آپ ﷺ پر صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب دیکھ رہا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی:

حَاجُّوكَ:	وہ آپ ﷺ سے جھگڑیں۔
أَسْلَمْتُ:	میں نے مطیع کر دیا۔
وَمَنِ اتَّبَعَنِ:	اور جس نے میری پیروی کی۔
أُوتُوا الْكِتَابَ:	(جو) دیے گئے کتاب (یعنی یہودی اور عیسائی)
الْأُمِّيِّينَ:	ان پڑھ۔
إِنْ تَوَلَّوْا:	اگر وہ منہ پھیریں۔

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے توحید کی اہمیت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ دین اسلام کی حقانیت کے دلائل دیئے۔ اسلامی تعلیمات اور توحید الٰہی کو اپنانے میں ہی انسان دنیا و آخرت میں کامیاب ہو سکتا ہے لہٰذا ان آیات میں رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا کہ آپ فرما دیں کہ میں نے اور اہل ایمان نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے سپرد کر دیا۔ اور جو کوئی ہدایت اور کامیابی چاہتا ہے وہ خود کو اللہ تعالیٰ کا مطیع اور فرمانبردار بنا لے۔

التوضیح: "فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ"

ہر نبیؑ اور رسولؑ نے اپنی اپنی قوم کو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دعوت دی اور شرک جیسے مہلک گناہ سے ڈرایا۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء کی تبلیغ کا انداز انتہائی خوش اسلوب اور حکیمانہ تھا۔ لیکن توحید کی دعوت اور اس کی تبلیغ کتنے ہی بہتر اور اچھے انداز سے کیوں نہ دی جائے یہ مشرک کی طبیعت پر بہت دشوار اور ناقابل قبول ہوتی ہے لوگوں نے دلائل سن اور سمجھ لینے کے باوجود صراط مستقیم پر آنے کی بجائے انبیاء کرام کی مخالفت کرتے ہوئے کفر و شرک کو چھوڑنے سے انکار کیا اور انبیاء کرام کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا بلکہ بعض انبیاء کرام کو تو مشرک قوموں نے شہید بھی کر دیا۔

کفار مکہ نے بھی سابقہ مشرک قوموں کی طرح اپنے رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی راہ اختیار کی۔ تنقید اور اعتراضات کے انبار لگا دیئے گو کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام اعتراضات کے مدلل جواب دے کر ان کی زبانوں کو لگام دے دی لیکن یہ بھی پھر اللہ تعالیٰ کی توحید کی بابت محمد رسول اللہ ﷺ سے جھگڑتے رہے۔

کفار کی اس غلط روش کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے فرمایا کہ اگر یہ لوگ آپ ﷺ سے مسئلہ توحید میں جھگڑتے ہیں تو ان کو صاف اور واضح الفاظ میں بتلا دیجیے کہ میں خالصتاً اللہ تعالیٰ کی ہی بندگی اور عبادت کروں گا کیونکہ وہ ہر چیز کا خالق، مالک اور رازق ہے اس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ اکیلا بے نیاز ہے نہ تو اس کی اولاد ہے اور نہ اس کے والدین۔

"قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝"

کہہ دیجیے (اے پیارے پیغمبر ﷺ) یہی (صراط مستقیم) میری راہ ہے میں "علی وجہ البصیرت" (خوب سوچ سمجھ کر دیکھ بھال

کر) تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہا ہوں میں اور میرے فرمانبردار بھی (یہی دعوت دے رہے ہیں) اور اللہ تعالیٰ (ہر قسم کے نقص وعیب سے پاک ہے اور میں مشرکوں میں نہیں (بلکہ موحدوں میں سے) ہوں۔

[سورۃ یوسف:۱۰۸]

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن کر اخلاص وتوحید کے ساتھ اعمال صالحہ کرے اللہ تعالیٰ اسے اجر عظیم سے نوازیں گے دنیاوی دکھ، پریشانیاں اور مصائب سے نجات ملے گی اور اخروی خوف سے اللہ تعالیٰ محفوظ فرمالیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے۔

”بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ“ [البقرہ:۱۱۲]

سنو جو بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا دے اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اس کا اجر اس کے رب کے ہاں ہے ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

”وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ“

محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا نبی اور رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور حکم دیا کہ اہل کتاب (یہودی، عیسائی) اور ان پڑھ (یعنی مشرکین عرب) لوگوں کو واضح طور پر بتا دیجیے کہ تمہاری کامیابی صرف اور صرف دین اسلام پر عمل پیرا ہونے میں ہے اور اگر تم نے توحید باری تعالیٰ اور میری رسالت کو مان لیا تو دنیا وآخرت کی کامیابیاں اور نعمتیں تمہارا مقدر بنیں گی۔

لیکن ان کی اکثریت نے اسلام کو قبول کرنے سے اعراض کیا تو رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اگر یہ اپنے باطل عقائد ونظریات پر بضد ہیں تو آپ پریشان نہ ہوں کیونکہ آپ کی ذمہ داری صرف پہنچانا اور ان پر حجت قائم کرنا تھی جو آپ نے پوری کر دی اب ان کو ہدایت دینا آپ کی ذمہ داری نہیں اللہ تعالیٰ ان کے تمام اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے۔

آیت مبارکہ سے اخذ شدہ مسائل:

(۱) دعوت توحید پر انبیاء کرام کی مخالفت اور ظلم وستم مشرک قوموں کا پیشوا رہا

(۲) ہدایت اور دنیاوی واخروی نجات کا واحد ذریعہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے سپرد کر دینا ہے۔

(۳) رسول اللہ ﷺ کا کام ہدایت دینا نہیں بلکہ صرف تبلیغ کرتے ہوئے حجت قائم کرنا ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے تمام اقوال واعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔

ممتاز دینی سکالر ڈاکٹر عبدالقادر عبدالکریم گوندل کا اعزاز

تمام علمی اور تعلیمی حلقوں میں یہ خبر نہایت مسرت وانبساط کے ساتھ سنی جائے گی کہ ممتاز دینی سکالر سابق استاد انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد ڈاکٹر عبدالقادر عبدالکریم گوندل نے امیر نائف بن عبدالعزیز آل سعود انٹرنیشنل ایوارڈ برائے خدمات السنۃ النبویۃ اور دراسات اسلامیہ برائے سال 2009 سے اوّل انعام مبلغ پانچ لاکھ روپے اور میڈل حاصل کیا ہے۔

انہوں نے ”العمل الاغاثی فی الاسلام دراسة تاصيلية معاصرہ“ پر علمی وتحقیقی مقالہ پیش کیا تھا۔ جسے منصفین نے اوّل انعام کا مستحق قرار دیا ہے اس ضمن میں ایک بین الاقوامی کانفرنس الریاض میں منعقد ہوئی جس میں دنیا بھر سے ممتاز دینی سکالر شریک ہوئے۔ اس میں شہزادہ نائف بن عبدالعزیز آل سعود وزیر داخلہ سعودی عرب نے اپنے دست مبارک سے گراں قدر انعام اور میڈل پیش کیا۔

ڈاکٹر صاحب نے جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے سند فراغت حاصل کی۔ اور جامعہ کی کوششوں سے جامعۃ الامام الریاض میں اعلیٰ تعلیم کے لیے چلے گئے اور ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کی۔ جامعہ کے صدر، پرنسپل، تمام اساتذہ اور طلبہ ان کی اس مثالی کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید ترقی اور کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں جامعہ سلفیہ میں عنقریب ایک پروقار تقریب منعقد ہوگی جس میں انہیں کارکردگی ایوارڈ دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ [ادارہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد]

دعائے مغفرت

جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ اہلحدیث 236 F بلاک شاہ رکن عالم کالونی نیوملتان کی بانیہ ومتولیہ زوجہ عبدالحکیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ بروز جمعرات 14 جنوری بعد نماز فجر انتقال کر گئیں (انا للہ وانا الیہ راجعون) مرحومہ نیک سیرت صوم وصلوۃ کی پابند اور دینی جذبہ رکھنے والی اور طلباء وعلماء کے لیے بے انتہا مشفقہ تھیں۔ قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔ علاوہ ازیں شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی، مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی، حافظ عابد سلمان روپڑی نے مرحومہ کے انتقال پر گہرے دکھ اور غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحومہ کے لیے بلندی درجات اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔ [ادارہ]

رشوت معاشرے کا خطرناک کینسر

(قسط نمبر:2) آخری

پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد فاروق

سحت حرام کھانے والوں کے لیے وعید:

ابن جریر نے ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کُلّ لَحْمٍ اَنْبَتَہُ السُّحت فَالنَّار اَوْلٰی بِہٖ قِیْلَ وَمَا السُّحت؟ قَالَ الرِشْوَۃُ فِی الْحُکم'' جو گوشت سحت سے پروان چڑھے، دوزخ کی آگ اس کے لیے زیادہ موزوں ہے۔ کسی صحابی نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ سحت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فیصلہ دینے میں رشوت لینا۔[کنز العمال]

رشوت لینے اور دینے والوں کا انجام:

جناب عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَلرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ فِی النَّا'' رشوت دینے اور لینے والا جہنمی ہے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لعن اللّٰہ الرّاشی والمرتشی'' رشوت دینے اور لینے والے پر اللہ نے لعنت فرمائی۔[ابن حبان، دارقطنی، ترمذی]

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لَعَنَ اللّٰہُ الرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ فِیْ حُکْمٍ'' اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کے سلسلہ میں رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔

[مجمع الزوائد، نیل الاوطار]

صحابی رسول حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''لَعَنَ اللّٰہُ الْاٰکِلَ وَالْمُطْعِمَ الرِّشْوَۃَ'' اللہ تعالیٰ نے رشوت کھانے اور کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔[کنز العمال]

خادم رسول حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَنْ اَخَذَ الرِّشْوَۃَ فِی الْحُکْمِ کَانَتْ سَتْرًا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجَنَّۃ'' جس نے فیصلہ کے لیے رشوت لی وہ رشوت اس کے اور جنت کے درمیان حائل ہو جائے گی۔ [کنز العمال]

حضرت عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ''مَامِنْ قَوْمٍ یَظْهَرُ فِیْهِمُ الرِّبَا اِلَّا اُخِذُوْ بِالسَّنَۃِ وَمَامِنْ قَوْمٍ یَظْهَرُ فِیْهِمُ الرِّشَا اِلَّا اُخِذُوْ بِالرُّعْبِ'' جس قوم میں سود زیادہ ہوتا ہے وہ لوگ قحط سالی میں گرفتار کیے جاتے ہیں اور جس قوم میں رشوت عام ہوتی ہے انہیں مرعوبیت میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔[مسند احمد]

نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے ایک صحابی حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو یہودیوں کے پاس بھیجا تاکہ کھجوروں کی پیداوار میں خراج کی مقدار کو جا کر علیحدہ کر لیں۔ جب وہ ہاں پہنچے تو یہودیوں نے آپ کے سامنے اخراجات کے لیے کچھ مال بطور رشوت پیش کیا۔

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے ان سے کہا: تم نے یہ رشوت جو میرے سامنے کی ہے یہ سحت حرام ہے ہم سحت نہیں کھایا کرتے۔

[الحلال والحرام فی الاسلام]

خلیفہ ثانی امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ کے نام اپنے ایک مکتوب میں فرمایا تھا۔ ''مسلمانوں پر کسی مشرک کو کاتب مقرر نہ کرنا اس لیے کہ وہ دین کے حساب سے رشوت کھاتے ہیں''

ہدیہ اور رشوت:

یوں تو ہدیہ آپس میں محبت بڑھانے اور دلوں کے کینے دور کرنے کا ذریعہ ہے اسی مقصد کے لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تَهَادُوْا تَحَابُّوْا وَتَصَافَحُوْا یَذْهَبُ الغل عَنْكُمْ'' ایک دوسرے کو ہدیہ دو اس سے محبت بڑھے گی اور ایک دوسرے سے مصافحہ کرو اس سے تمہارا کینہ اور حسد جاتا رہے گا ایک روایت میں اس طرح فرمایا: ''تهادوا ان الهدية تذهب وحر الصدر ولا تحقرن جارة لجارتها ولا بشق فرسن شاة'' ایک دوسرے کو ہدیہ دو اس سے دل کا کینہ ختم ہو جاتا ہے اور کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ جانے اگرچہ وہ بکری کا ایک کھر ہدیہ میں کیوں نہ دے۔

[کنز العمال]

ان روایات سے واضح ہوتا ہے کہ ہدیہ محبت میں اضافہ اور کینہ دور کرنے کا سبب ہے لیکن کسی ذمہ داری یا فرض منصبی کی انجام دہی پر ہدیہ اور تحفہ وصول کرنا کسی منصب کے حصول یا آئندہ ضرورت کے تحت کسی کو بھی

ہدیہ قبول نہیں کرنا چاہیے جنہیں منصب پر فائز ہونے سے پہلے تحفہ نہیں ملا کرتا تھا۔ دراصل گاہے گاہے تحفہ دینے کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ بنالیا جاتا ہے اس کے بعد اپنی ضرورت پوری کی جاتی ہے اور وہ کام کروایا جاتا ہے جو صاحب منصب یا ملازم پر ہدیہ لیے بغیر فرض تھا اب اگر اسی فرض کو انجام دلانے کے لیے تحفہ دیا گیا تو یہ ایک قسم کی رشوت ہوگی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ھَدَایَا الْعُمَّالِ غُلُوْلٌ'' عاملوں (ہر قسم کے ملازموں، تحصیلداروں) کے کل تحائف خیانت ہیں۔

[کنز العمال]

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تحصیلداروں کے کل تحفے حرام ہیں۔ [رواہ ابو یعلی، کنز العمال]

مذکورہ بالا ہدیہ رشوت کا زینہ ہے اور حکمت کا نور بجھا دیتا ہے، کان، دل اور آنکھوں کو چھین لیتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَلْھَدِیَّۃُ تَذْھَبُ بِالسَّمْعِ وَالْقَلْبِ وَالْبَصَرِ'' ہدیہ کان، دل اور آنکھوں کو چھین لیتا ہے۔

[کنز العمال]

صحابی رسول حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے: ''اَلْھَدِیَّۃُ تُعْوِرُ عَیْنَ الْحَکِیْمِ'' تحفے حکمت والے آدمی کو بھی اندھا کر دیتے ہیں۔ [دیلمی]

حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو ہم نے کسی کام کے لیے مقرر کیا اس کے لیے کچھ روزینہ مقرر کر دیا پھر اس کے علاوہ وہ جو کچھ لے گا خیانت ہوگی۔ [نیل الاوطار]

حضرت عمر فاروقؓ کے فرمودات:

حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے عاملوں، ملازموں اور تحصیلداروں کے پاس یہ فرمان لکھ کر بھیجا تھا: ''اِیَّاکُمْ وَالْھَدَایَا فَاِنَّھَا فِی الرِّشَا'' ہدیہ سے بچو کیونکہ یہ بھی رشوت ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا: ''یَاْتِ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَسْتَحِلُّ فِیْہِ السُّحْتَ بِالْھَدِیَّۃِ'' ایک زمانہ آئے گا جب لوگ سحت کو ہدیہ کہہ کر اپنے لیے حلال کر لیں گے۔ [معین الحکام]

حضرت عمر فاروقؓ نے ایک شخص کو تحصیلدار بنایا وہ فارغ ہو کر گھر آئے تو ان کے پاس کچھ مال تھا حضرت عمر فاروقؓ نے ان سے پوچھا یہ مال کہاں سے ملا ہے؟ انہوں نے کہا مجھے تحفے کے طور پر ملا ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ کے دشمن اگر گھر بیٹھے رہتے پھر دیکھتے کہ تمہیں کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں اس کے بعد آپ نے ان سے مال لے لیا اور اسے بیت المال میں جمع کروا دیا۔ [عون المعبود شرح ابو داؤد]

جناب عمر فاروقؓ گورنروں کے تحفے قبول نہیں کرتے تھے اور اگر قبول بھی فرماتے تو اسے بیت المال میں جمع کروا دیتے تھے کوئی کہتا کہ رسول اللہ ﷺ تحفہ قبول فرماتے تھے تو آپ جواب دیتے کہ آپ کے وقت میں وہ ہدیہ ہوتا تھا لیکن آج رشوت ہے۔

روم کی شہزادی کا تحفہ:

روم کی شہزادی نے جناب عمرؓ کی اہلیہ کلثوم بنت علی بن ابو طالب کو تحفہ بھیجا تو حضرت عمرؓ نے اپنی اہلیہ کو اس کے قبول کرنے سے منع فرما دیا۔

[جریمة الرشوة]

کسی شاعر نے کیا خوب کہا۔

تزود حکمة منی   وخل القیل والقالا

مجھ سے حکمت کی بات سنو اور اس کو زادراہ بنا لو اور چوں وچرا نہ کرو

فسادالدین والدنیا   قبول الحاکم المالا

حاکم کا مال قبول کرنا دین و دنیا کی خرابی کا باعث ہے

ایک اور عربی شاعر کہتا ہے:

''اذاأتت الھدیة دارقوم تطایرت الامانة من کواھا''

جب ہدیہ کسی قوم کے گھر آتا ہے تو امانت اس کے روشن دان سے نکل کر اڑ جاتی ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں رشوت کی تمام اقسام سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

ہم کو راشیوں کے حلقے جکڑ رہے ہیں
پیسہ تو بن رہا ہے مگر شہر اجڑ رہے ہیں
چلتی ہیں دکانیں اور بھرتے ہیں شکم بھی
لیکن امید کیا ہو جب دل اجڑ رہے ہیں

محمد سلیم گوندل کو صدمہ

جامع مسجد محمدی اہلحدیث کنجاہ گجرات کے منتظم اعلیٰ جناب محمد سلیم گوندل کے بڑے بھائی غلام رسول گوندل گزشتہ دنوں اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے (اناللہ وانا الیہ راجعون) مرحوم انتہائی نیک سیرت، صوم صلوۃ کے پابند اور با اخلاق انسان تھے ان کی نماز جنازہ مولانا محمد اسماعیل مجاہد نے پڑھائی نماز جنازہ میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء کرام بھی شریک ہوئے۔ علاوہ ازیں مولانا عمر فاروق شاکر، مولانا بشارت صدیقی نے بھی جنازہ میں شرکت کی اور سلیم گوندل سے ان کے بھائی کے انتقال پر تعزیت کی قارئین سے اپیل ہے کہ وہ مرحوم کے لیے مغفرت تامہ کی دعا کریں۔ [شریک غم حافظ عبداللطیف جامعہ اہلحدیث لاہور]

حسن فطرت کا شاہ کار پروفیسر عبد الجبار (1947، 2009)

حافظ خورشید احمد صدیقی
ایم فل علوم اسلامیہ

پچھلے تیس (30) برس میں ارض پاک، خصوصاً پنجاب میں جس نے بھی معاشرتی علوم (Social Sciencos) میں تحقیقی کام کیا، وہ پروفیسر عبد الجبار شاکر کے نام سے ضرور آشنا ہوا 95-1994 میں جب راقم کلیۃ الشرقیہ جامع پنجاب میں ایم اے عربی زبان وادب کے لیے ایک تحقیق مقالہ پر کام کر رہا تھا تو شوق تحقیق کلیۃ الشرقیہ کی لائبریری سے قائد اعظم لائبریری جناح باغ لاہور تک لے گیا، وہاں بہت سی نادر روزگار ہستیوں کی زیارت کا موقع ملا انہی میں سے جناح کیپ سر پر سجائے، سفید شلوار کرتہ، سیاہ رنگ کی دھاری دار اچکن میں ملبوس اور سرخ چمڑے کی گرگابی زیب پا کئے ایک نستعلیق بزرگ بھی کبھی لائبریری کے مین ہال سے متصل "جائے نماز" پر نماز پڑھتے ہوئے کبھی کھڑے کھڑے کسی کتاب کی ورق گردانی کرتے اور کبھی لائبریری کے ہال میں تقریر کرتے ہوئے دکھائی دیتے۔

حقیق کا رسیا مقرر:

لائبریری کی راہ داریوں اور جائے نماز پر تو تعارف حاصل نہ ہوسکا لیکن ایک مرتبہ کسی کتاب کی تعارفی تقریب میں شرکت کے لیے ہال میں پہنچے تو ڈائس سے اعلان کیا جا رہا تھا" ڈائی ایکٹر پبلک لائبریریز پنجاب جناب پروفیسر عبد الجبار شاکر صاحب سے درخواست ہے کہ روسٹرم پر تشریف لا کر کتاب کے حوالہ سے اپنے خیالات سے نوازیں، میزبان اعلان کر کے اپنی جگہ جا بیٹھے تو سٹیج پر بیٹھے لوگوں میں کچھ حرکت پیدا ہوئی وہی متین بزرگ اپنی کرسی سے اٹھے تو سٹیج پر بیٹھے تمام لوگوں نے کھڑے ہو کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ موصوف ڈائس پر نمودار ہوئے تو جیسے حسن ظاہری اور حسن کلام کے زمزمے بہنے لگے، کوثر وتسنیم سے دھلی ہوئی اردو، تصنع سے پاک اہل زبان کا سا لہجہ اور دل میں اتر جانے والی گفتگو ہم پچھلی نشستوں پر بیٹھے طالب علموں کو تو بس یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے پروفیسر صاحب ہم سے مخاطب ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہال میں بیٹھے اور کھڑے تمام لوگ یہی سمجھ رہے تھے کہ پروفیسر صاحب کی توجہ کے اصل مرکز وہی ہیں۔ پہلی ہی سماعت میں دل پکار پکار کر کہنے لگا!

ایک میں ہی اس کا دیوانہ نہیں ہوں دوستو!
اس حسیں کو جس نے بھی دیکھا وہی شیدا ہوا

پروفیسر صاحب کو کتب کی ورق گردانی کرتے ہوئے یا نماز پڑھتے ہوئے جب بھی دیکھا نام اور عہدہ سے عدم واقفیت کے باوجود...... رعب اور شفقت کی ملی جلی کیفیت محسوس ہوئی اس دن اچانک آپ کے نام سے واقفیت ہوئی اور آپ کی جھرنوں کی طرح رواں اور مزامیر کے بغیر مترنم گفتگو سنی تو سچی بات ہے خود کو دنیا کے ان چند خوش قسمت ترین افراد میں شمار کیا جو آپ کی گفتگو سننے اور آپ کو دیکھنے کا اعزاز حاصل کر رہے تھے، شاید پروفیسر شریف بقا صاحب کی حضرت علامہ اقبالؒ اور پاکستان کے حوالہ سے کوئی کتاب تھی جس کی تعارفی تقریب میں ہم سب شریک تھے شاکر صاحب جب روئے سخن اقبالؒ کی طرف کرتے تو معلوم ہوتا جیسے ایک شاگرد بہت عجز و نیاز سے اپنے استاد کے بارے گفتگو کر رہا ہو، اور جب آپ کی توجہ پاکستان کی جانب ہوتی تو یوں محسوس ہوتا جیسے ایک محب اپنے محبوب کے لیے قصیدہ خواں ہے:

جب بھی آتا ہے تیرے حسن تکلم کا خیال
لطف دیتا ہے تیری بات کا ہر ہر پہلو

اسم با مسمّٰی:

شاکر صاحب کو دور سے دیکھ کر رعب اور شفقت کا جو تاثر ذہن میں بنا تھا، تعارف کے بعد وہ تاثر اور گہرا ہو گیا۔ خیال ہوتا کہ یا تو آپ کا نام رکھنے والے نے دل کی آنکھ سے مستقبل میں نمایاں ہونے والی آپ کی شخصیت کو دیکھ لیا، یا آپ نے اپنے بزرگوں کے رکھے نام کو سانچا جان کر خود کو اس کے مطابق ڈھال لیا تھا ایک زاویے سے آپ بڑی رعب دار شخصیت معلوم ہوتے...... عبد الجبار یعنی سب سے زیادہ اختیار رکھنے والے کا بندہ ...... اور دوسرے پہلو سے آپ ملکوتی حسن سے مزین نہایت شفیق

بزرگ ...... شاکر، شکر کرنے والے، راضی برضا رہنے والے ...... دکھائی دیتے۔

پکاسو کا پورٹریٹ:

قراقلی ٹوپی، سورج کی پہلی کرن کی طرح کھلتا ہوا رنگ، چہرہ پر گھنی داڑھی، سفید لباس پر ویسٹ کوٹ یا شیروانی اور پاؤں میں گرگابی، اس لیے میں آپ پکاسو کا بنایا ہوا شاہ کار معلوم ہوتے۔ یعنی ان میں سے کسی چیز کو نکال دیا جائے تو شاید پکاسو کے اس پوائٹریٹ کا توازن برقرار نہ رہ سکے آپ کا ظاہری حسن راقم کو ہمیشہ متاثر کرتا رہا ہمارے مہربان جناب خالد بھٹی صاحب نے جب بتایا کہ شاکر صاحب رشتے میں ان کے تایا زاد ہیں، تب راز کھلا کہ یہ راجپوتانہ خدوخال ہیں جن پر اسلامی تہذیب میں رچا بسا مشرقی لباس خوب پھبتا ہے۔

جناح لائبریری سے استفادہ کرتے ہوئے ایک دو کتابیں ایسی سامنے آئیں کہ جن کا کیٹلاگ میں ذکر تھا لیکن وہ شیلف میں موجود نہیں تھیں ری سرچ کے حوالہ سے ان کتب کی اہمیت جسم میں ریڑھ کی ہڈی کی طرح تھی لائبریری سٹاف سے جب اپنی پریشانی کا ذکر کیا تو بتایا گیا کہ آپ کے مسئلے کا حل ہمارے پاس نہیں ہے البتہ شارع ایوان تجارت پر چلڈرن کمپلیکس کے پہلو میں ڈائی ریکٹ لائبریریز کا دفتر ہے آپ ان سے رابطہ کریں، پوچھ پاچھ کے دفتر پہنچے۔ دروازے کے بالکل سامنے برآمدے میں صاحب دفتر کی کارکٹری تھی راقم وہاں پہنچا تو شاکر صاحب کہیں جانے کے لیے دفتر سے نکل رہے تھے۔ ڈرتے ڈرتے سلام عرض کیا، تجوید وقرأت کے اصولوں کو پوری طرح مدنظر رکھتے ہوئے وعلیکم السلام۔ کے الفاظ فرمائے۔ میری سوالیہ نظروں کو بھانپتے ہوئے پوچھا، میاں ... سے کوئی کام ہے؟ عرض کیا کام تو ہے لیکن آپ شاید جلدی میں ہیں ایک ... کے، پھر فرمایا نہیں کوئی جلدی نہیں آجائیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں یہ ... ہوئے آپ راہ داری سے گزر کر دفتر میں چلے گئے بندہ بھی پیچھے پیچھے اندر پہنچ گیا کرسی پر بیٹھتے ہوئے مجھے بھی سامنے رکھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا، میں نے وقت ضائع کیے بغیر اپنا مسئلہ عرض کیا تو بڑی شفقت سے رہنمائی فرمائی حقیقت یہ ہے کہ مطلوبہ کتب مجھے نہیں ملیں لیکن دفتر سے باہر آتے ہوئے میں بہت مطمئن اور خوش تھا دفتر ایک سادہ مگر پروقار عمارت میں قائم تھا اس قدیم اور خوب صورت دفتر میں شاکر صاحب کا مستعلیق وجود ہم آہنگ محسوس ہو رہا تھا۔

پروفیسر شاکر کی سادگی:

ایم فل علوم اسلامیہ کے لیے Acritical Syudi of Pickthall,s Cohtribution To Tslam کے زیر عنوان کام شروع کیا تو مواد کی فراہمی میں اسلام آباد کے بعد لاہور کی بڑی بڑی لائبریریاں بھی مایوس کرنے لگیں۔ احباب سے تذکرہ کیا تو محترم خالد بھٹی صاحب نے 1999ء میں قائم ہونے والے بیت الحکمۃ کا پتہ بتایا بلکہ مزید شفقت فرمائی اور اپنی سواری پر راقم کو ملتان روڈ پر واقع سرخ ٹائلوں سے مزین اس چار منزلہ عمارت تک لے گئے۔ ہم چونکہ بعد از دوپہر وہاں پہنچے اس لیے باہر سے ہی عمارت دیکھ کر چلے آئے، کیونکہ کوئی بھی میزبان اس وقت بیت الحکمت میں موجود نہیں تھا بہر حال دروازے پر لگی تختی سے نظام الاوقات کا علم ہو گیا۔ ماہ جون کے دوسرے اتوار کے دن حاضری ہوئی پروفیسر شاکر صاحب دھوتی اور سفید ململ کے کرتے میں ملبوس حقوق میزبانی ادا کرنے کے لیے مستعد تھے۔ میرے تحقیقی موضوع کے عنوان اور مطلوبہ مواد کے بارے جان کر مجھے تہہ خانہ (Baseont) مین قائم (Pesiodical Section) میں جانے کا حکم ہوا، ذخیرہ جرائد اور ان کی ترتیب قابل ستائش تھی لیکن جو تشنہ کامی اسلام آباد سے ہمارے ساتھ تھی یہاں بھی وہی مقدر ٹھہری اس سے یہ اندازہ ہوا کہ مستشرقین اور مغربی مسلمانوں اور ان کی تحریرات سے متعلق مواد جمع کرنا شاید شاکر صاحب کی ترجیحات میں کہیں آخری نمبر پر ہے۔ تہہ خانے میں ایک پروفیسر صاحب اپنے ایک معاون کے ساتھ راقم سے پہلے ہی کچھ پرانے رسائل کی تلاش میں سرگرداں تھے۔ راقم اور مہمان پروفیسر صاحب نے تقریباً پونہ گھنٹہ رسائل وجرائد کے حصے میں گزارا اس دوران شاکر صاحب تین مرتبہ ہماری خبر گیری اور حوصلہ افزائی کے لیے تشریف لائے میری طرح پروفیسر صاحب بھی مطلوبہ رسائل تلاش کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے۔

کتب کا شیدائی:

رسائل وجرائد کے بعد میری دوسری ترجیح قرآن کریم کے تراجم کی زیارت تھی، میزبان ہمیں اوپر "قرآن منزل" پر لے گئے اس دوران آپ نے بتایا کہ دنیا کے مختلف ممالک میں جانے کا اتفاق ہوتا رہتا ہے، قرآن کریم کے حوالہ سے میری کوشش ہوتی ہے کہ دنیا کی کسی بھی زبان میں ترجمہ قرآن حکیم مل جائے تو میں اسے بیت الحکمت کی زینت بنا دوں۔ سیرت طیبہ اور اقبالیات کے اپنے ذخیرہ کتب کو آپ نے پورے تیقن کے

ساتھ لاثانی قرار دیا۔ آپ نے اس ذخیرہ کو جمع کرنے کے دوران پیش آنے والی مشکلات پر بھی روشنی ڈالی:

ہم نے خیرات میں یہ پھول نہیں پائے ہیں
خون دل صرف کیا ہے تو بہار آئی ہے

علم کی سچی پیاس:

بیت الحکمت کی اس ملاقات سے پہلے تک راقم یہی سمجھتا رہا کہ آپ علوم اسلامیہ کے پروفیسر اور سکالر ہیں لیکن مہمان پروفیسر صاحب...... جو اردو زبان وادب کے سکالر تھے...... ان سے شاکر صاحب کی گفتگو سے محسوس ہوا کہ آپ اردو ادب پر بھی محققانہ نگاہ رکھتے ہیں آپ کی گفتگو ہمیشہ یہ تاثر دیتی کہ اردو زبان تو جیسے آپ کے گھر کی لونڈی ہو بعد ازاں معلوم ہوا کہ آپ درسیات سے آشنا، ایل ایل بی اور اقبالیات میں ایم فل تھے۔ ایم فل کی ڈگری کے لیے آپ نے ''علامہ اقبال کی غیر مدون نثر'' کو 1995ء میں ایڈٹ کیا درسیات کا ذائقہ آپ نے مولانا عبدالعزیز علوی شیخ الحدیث فیصل آباد سے کے قیام شیخوپورہ کے دوران چکھا قانون کی تعلیم کا شوق آپ نے شام کی کلاسسز میں جا کر 80-1979 میں پورا کیا اسلام، اردو ادب اور دیگر موضوعات پر آپ کی سجی مقفع اور موضوع کا احاطہ کرنے والی گفتگو کے راجع کتاب بینی، کتاب شناسی اور کتاب دوستی تھی۔

شاکر کی سادگی:

اس دوران مہمان پروفیسر اور شاکر صاحب نے کہیں جانے کا پروگرام بنا لیا میزبان نے دو منٹ کی مہلت چاہی اور واقعتاً 120 سیکنڈ میں آپ ہمارے سامنے تھے اب دھوتی کی جگہ شلوار آپ کے لباس کا حصہ بن گئی تھی بندہ آپ کی خوش لباسی کا بڑا معترف تھا اس لیے اس معمولی تبدیلی پر کچھ اچنبھا ہوا۔ لیکن پھر موسم گرمائی شدت کے حوالہ سے اسے گوارا کر لیا راقم چونکہ شاہراہ ایوان تجارت پر ڈائی ریکٹر پبلک لائبریریز کے دفتر میں آپ کا کروفر، گاڑی اور ڈرائیور دیکھ چکا تھا اس لیے خیال کیا کہ دونوں پروفیسرز باہر کھڑی کسی گاڑی میں روانہ ہوں گے۔ بیت الحکمت سے ہم اکٹھے ہی باہر نکلے یہاں کوئی گاڑی یا ڈرائیور شاکر صاحب کا منتظر نہیں تھا، دونوں پروفیسرز پیدل ہی روانہ ہو گئے راقم کے ذہن میں بنا سومنات کا بت ...... لباس کی معمولی تبدیلی کی وجہ سے پہلے ہی چند خود ساختہ رعایتوں کے سہارے کھڑا تھا اب پیدل روانگی نے اس کا سیدھا کھڑا رہنا مشکل بنا دیا تھا لیکن پھر یہ رعایت دی کہ ہو سکتا ہے گاڑی ساتھ والی گلی میں کھڑی ہو جیسے ہی پروفیسر صاحبان اس گلی میں پہنچیں گے تو باوردی ڈرائیور گاڑی کے دونوں دروازے کھول کر پروفیسرز کو تشریف فرما ہونے کی درخواست کرے گا۔ راقم پروفیسر عبدالجبار شاکر کر کے خود ساختہ بت کو صحیح وسالم لے کر اپنی موٹر سائیکل پر وہاں سے روانہ ہو گیا۔

چونکہ بیت الحکمت سے روانگی کے وقت کچھ غیر متوقع صورت حال کا سامنا کرنا پڑا اس لیے نامانوس گلیوں میں ملتان روڈ جانے کا راستہ کچھ گڈ مڈ ہو گیا۔ جب ایک دو جگہ سے راستہ پوچھ کر ملتان روڈ پہنچا تو دونوں پروفیسرز ایک ویگن میں سوار ہونے کے لیے تیز تیز قدموں سے چل رہے تھے اب تو راقم کے ذہن میں موجود سومنات کے مندر میں رکھا شاکر صاحب کا بت پاش پاش ہو گیا۔ اگلے دن محترم خالد بھٹی صاحب کی خدمت میں ساری ہڈ بیتی عرض کی اپنے خود ساختہ صنم کے پاش پاش ہو جانے کا قصہ سنایا بھٹی صاحب نے بتایا کہ اس میں اچنبھے والی کوئی بات نہیں شاکر صاحب بنیادی طور پر فقیرانہ مزاج کے آدمی ہیں لباس اور گاڑی کی جس شان وشوکت کی آپ بات کرتے ہیں وہ دفتری زندگی کے تقاضے تھے وہ گاڑی اور ڈرائیور ڈائی ریکٹر لائبریریز کا تھا شاکر صاحب کا ذاتی نہیں۔

آٹے کی چکی والا شاکر:

پھر بھٹی صاحب گویا ہوئے کہ شاکر صاحب کے والدین کریمین ان کے لڑکپن میں ہی دنیا سے رخصت ہو گئے تھے حکیم عبدالعزیز صاحب نے اپنا رخت سفر باندھا تو شاکر صاحب میٹرک کے طالب علم تھے دس جماعت پاس کر کے چھوٹے بھائی عبدالقیوم اور بہن محمودہ کی ذمہ داری کے خیال سے آپ نے تعلیم کو خیر باد کہا اور اپنے گاؤں ''حسین خان والا'' میں آٹا پیسنے کی ایک چکی لگائی، رشتے میں آپ کے ایک چچا جناب عبیداللہ بھٹی (1932-2001) (خالد بھٹی صاحب کے والد گرامی) کو یہ بات ناگوار گزری اگلے ہی دن علی الصبح چونگی سے 9 کلومیٹر کی مسافت پر واقع ''حسین خان والا'' کے لیے پیدل ہی روانہ ہو گئے شہر سے باہر نکلے تو کچے راستے میں کیکر کا ایک لمبا اور تیز کانٹا آپ کے بائیں پاؤں کے آر پار ہو گیا تکلیف کی شدت واپس جانے کے لیے مجبور کر رہی تھی لیکن ایک باصلاحیت نوجوان کا قیمتی وقت آٹے کی چکی پر ضائع ہو جائے یہ آپ کو گوارہ نہیں تھا۔ افتاں وخیزاں آپ دوپہر سے پہلے حسین خان والا پہنچ گئے تو جوان عبدالجبار آٹے کی چکی پر مشغول تھے چچا عبیداللہ صاحب کے اس تکلیف کے باوجود، آنے کا دل پر گہرا اثر ہوا لیکن چچا کی اس بات کا جواب نفی ہی میں رہا کہ عبدالجبار کو تعلیم کے ٹوٹے ہوئے سلسلہ کو دوبارہ جوڑنا چاہیے کافی دیر کی ہاں، ناں کے بعد آپ نوجوان کو آمادہ کرنے میں کامیاب ہو گئے کہ وہ تعلیم کے سلسلہ کو

دوبارہ شروع کرے۔ اصولی فیصلہ تو ہو گیا لیکن نوجوان وسائل کی فراہمی کے حوالہ سے اپنے تحفظات کا اظہار کیا تو عبیداللہ صاحب نے فرمایا کہ مل جل کر چلا جائے تو مسائل، وسائل بن جاتے ہیں اس طرح عبدالجبار کا داخلہ ساہیوال ڈگری کالج میں ہو گیا خالد بھٹی صاحب کا کہنا ہے کہ ان باتوں کے راوی خود شاکر صاحب ہیں آپ نے ایک سے زیادہ مرتبہ ان باتوں کا تذکرہ مجھ سے کیا 2001ء میں جب عبیداللہ بھٹی صاحب نے داعی اجل کو لبیک کہا تو شاکر صاحب نے اپنے چچا کو یوں خراج عقیدت پیش کیا: چچا جان کے رخصت ہو جانے کے بعد اپنے خاندان میں ان کی طرز کا میں آخری فرد رہ گیا ہوں۔ شاکر صاحب کی فقیرانہ اداؤں کا تذکرہ کرتے ہوئے بھٹی صاحب نے بتایا کہ آپ اپنے کپڑے خود دھوتے، اپنے اور گھر کے دوسرے افراد کے جوتے پالش کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کیا کرتے تھے۔

خیر الامور اوسطہا کی عملی تفسیر:

منصورہ سے مکانی قرب، آپ کی خوش لباسی، خوش مزاجی، خوش گفتاری اردو زبان و ادب کا اعلیٰ ذوق، شائستہ لہجہ، سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر آپ کے قبول عام سے کبھی یہ خیال نہ آیا کہ آپ سلفی نکتہ خیال سے پیروکار تھے ٹی وی پر متعدد مواقع پر آپ کی گفتگو سننے کا اتفاق ہوا ہمیشہ بات کے عملی اور معتدل پہلو کو نمایاں کرتے مسلکی گفت گو ہم نے ان کے منہ سے کبھی نہیں سنی جب بھی ٹی وی سکرین پر آپ کی زیارت ہوتی، یہ خیال ضرور آتا!

؎ یوں تو کیا کہنا نظر نہیں آتا لیکن
کوئی تجھ سا نظر نہیں آتا

وفات سے کچھ عرصہ قبل اکثر اسلام آباد ٹی وی کے کسی نہ کسی مذہبی پروگرام یا ٹاک شو میں آپ کی زیارت ہونے لگی معلوم ہوا کہ آپ آج کل دعوۃ اکیڈمی کے ڈائریکٹر اور فیصل مسجد کے خطیب کی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں چشم تصور نے دیکھا کہ فیصل مسجد کے باوقار منبر پر ہمارے صنم خانہ دل کا یہ باسی کس قدر جچتا ہوگا۔

؎ دیکھے نہ تجھے رشک سے کیوں چشم دو عالم
ورثے میں ملی ہیں تجھے حسان کی آنکھیں

شاکر صاحب اپنے بچوں بلکہ تمام فیض یافتگان کے لیے جو وراثت یا ذمہ داری چھوڑ گئے ہیں وہ تعلیم و تعلم، کتاب اور زبان دانی سے محبت ہے لیکن اس وراثت کا امین بننا آسان نہیں کیونکہ آپ کی اداؤں کا وارث بننا گیلی لکڑی کی طرح جلنے کے مترادف ہے۔

؎ گیلی لکڑی کی طرح جلنے کی عادت دے گیا
جانے والا جاتے جاتے کیا امانت دے گیا

13 اکتوبر 2009ء، بروز منگل کو میڈیا کے ذریعے معلوم ہوا کہ بہت سے علمی اور رفاہی اداروں کی سرپرستی کرنے والے عہد حاضر کے محققین کے لیے مصدر و مرجع، مورد اہل علم "بیت الحکمت" کے بانی انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی میں دعوۃ اکیڈمی کے ڈائریکٹر اور فیصل مسجد اسلام آباد کے بے مثال خطیب پروفیسر عبدالجبار شاکر صاحب بائی پاس کے عمل سے گزرتے ہوئے جان سے گزر گئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون خبر سنتے ہی اپنے جیسے بہت سے متلاشیان علم اور سکالرز کا خیال آیا کہ اب وہ اپنے علمی مسائل اور مشکلات کے حل کے لیے کس کے پاس جائیں گے۔

؎ اس بار جو ایندھن کے لیے کٹ کے گرا ہے
چڑیوں کو بہت پیار تھا اس بوڑھے شجر سے

☆☆..........☆☆..........☆☆..........☆☆

پریس ریلیز

گوجرانوالہ جماعت اہلحدیث پنجاب کے امیر میاں محمد سلیم شاہد نے کہا ہے کہ مشرف دور میں ہونے والے ظلم عام کیسے بھول سکتے ہیں لال مسجد اور باجوڑ کے مدرسہ میں جس طرح انسانیت کی تذلیل کی گئی قرآن پاک کے اور احادیث پاک ﷺ کے نسخے جس طرح جلائے گئے پاکستان کی تاریخ میں اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی انہوں نے ان خیالات کا اظہار پائیلٹ ہال میں منعقدہ ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مشرف دور میں ہونے والے ظلم و ستم کے خلاف آج آواز بلند نہ کرنے والے بھی قوم و ملک کے مجرم ہیں انہوں نے کہا پرویز مشرف پر معصوم بچوں اور بچیوں کے علاوہ معلم اور معلمات کے قتل کے مقدمات درج کر کے انہیں عدالت کے کٹہرے میں لا جائے انہوں نے کہا کہ پاکستان اس وقت تک اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتا جب تک اس ملک میں انصاف کا بول بالا نہیں ہو جاتا۔ سیمینار سے مولانا قاری عبدالعزیز الرحمن، مولانا قاضی شبیر احمد محمدی اور مولانا عبدالحمید گرجاکھی نے بھی اپنے اپنے خطابات میں ملکی تشویش ناک صورت حال پر بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں جب تک اسلام کے مطابق انصاف کے تقاضے پورے نہیں کیے جاتے اور جرم کرنے والوں کو سزا نہیں دی جاتی امن اور سکون حاصل نہیں ہو سکتا۔

تسلی دل کو ہوتی ہے اللہ کو یاد کرنے سے!

خالد محمود صادق: متعلم جامعہ اہلحدیث لاہور

ذکر کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو عبادت فرض کی ہے اس کی حد اور وقت کا تعین کیا، پھر اگر کسی کے پاس اس عبادت کے نہ کرنے کا شرعی عذر ہے تو اس سے درگزر فرمایا سوائے ذکر کے کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ" [النساء ۱۰۳] اللہ تعالیٰ کو یاد کرو کھڑے ہوئے بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں پر، یعنی رات دن، بر و بحر میں، سفر و حضر میں، غنی و فقر میں، صحت اور بیماری میں اور پوشیدہ حالت میں اور ظاہری حالت میں یعنی ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ام المومنین فرماتی ہیں "كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ" [مسلم] رسول اللہ ﷺ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔

ذکر الٰہی وہ بہترین چیز ہے جس میں انسان کو اپنا وقت صرف کرنا چاہیے اس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے دنیا اور آخرت کی بھلائی کی چابی ہے جس سے یہ گم ہو گئی اس کے لیے بھلائی کا دروازہ بند ہے دل بے سکون، اس کی سوچ پراگندہ، اس کی فکر میں کجی اور ارادے میں پختگی کی کمی ہوگی۔ ذکر الٰہی کی محافظت کرنے والے کا دل پرسکون اور فکر درست ہوگی۔

فرمان باری تعالیٰ "اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ" [الرعد ۲۸] اہل ایمان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اطمینان پکڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف مقامات پر ذکر کا حکم اور ترغیب دلائی ہے اور ذکر کرنے والوں کی فضیلت اور اجر کا بیان کیا ہے: "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا" [الاحزاب: ٤١] اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو۔

ایک اور مقام پر فرمایا "وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا" [الاحزاب: ۳۵] اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والوں اور ذکر کرنے والیوں کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ بندہ اپنے خالق سے ایک لمحہ بھی بے پرواہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ محتاج و عاجز ہے ذکر سے محرومی کا وقت خسارے اور ندامت کا باعث ہوگا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ ابن آدم کا جو وقت ذکر کے بغیر گزرتا ہے اس پر قیامت کے دن حسرت اور افسوس کرے گا۔ [بخاری]

اور اسی طرح سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ" مفردون سبقت لے گئے۔ تو صحابہ کرامؓ کہنے لگے وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ کون مفردون اے اللہ کے رسول؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا "اَلذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ" [رواہ مسلم]

اور اسی طرح سیدنا ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے "عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُهٗ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ" [بخاری] نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ شخص کی طرح ہے۔

اور مسلم نے اسے (ان الفاظ سے) روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اس گھر کی مثال جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا اور وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو زندہ اور مردہ کی طرح ہے اور اسی طرح ذکر کی اہمیت کے بارہ ایک اور جو حدیث بخاری مسلم میں موجود ہے سیدنا ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو چلتے پھرتے رہتے ہیں (اور وہ حفاظت کرنے والے فرشتوں سے الگ ہیں) وہ ایسی مجلس پاتے ہیں جہاں ذکر ہو رہا ہو تو وہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں کے ساتھ ایک دوسرے کو ڈھانپ لیتے ہیں حتیٰ کہ وہ ان کے اور آسمان دنیا کے درمیان خلا کو بھر دیتے ہیں پس جب وہ ذکر کرنے والے الگ الگ ہو جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ

جاتے ہیں تو اللہ عزوجل فرماتا ہے (حالانکہ وہ خوب جانتا ہے) (فرشتو!) تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین پر ہیں وہ تیری پاکی، بڑائی اور تہلیل وتحمید بیان کرتے اور تجھ سے کچھ مانگتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کرتے تھے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں اے ہمارے رب! اللہ فرماتا ہے، اگر وہ میری جنت دیکھ لیں تو (پھر ان کی کیا حالت ہوگی؟) فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے اور زیادہ جنت طلب کریں گے اور فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ وہ تجھ سے پناہ بھی طلب کر رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ طلب کر رہے تھے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اے ربّ! تیری آگ سے پناہ طلب کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں! اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ اگر وہ میری آگ دیکھ لیں تو (پھر ان کی حالت کیا ہوگی؟) پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تیری آگ دیکھ لیں تو وہ تجھ سے اور زیادہ پناہ طلب کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور وہ جس چیز کا سوال کر رہے تھے وہ میں نے انہیں عطاء کردی اور وہ جس چیز سے پناہ طلب کر رہے تھے میں نے اس سے انہیں پناہ دی۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ربّ! ان میں فلاں آدمی بھی تھا وہ بہت گناہ گار تھا وہ تو صرف وہاں سے گزرتا ہوا ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اسے بھی بخش دیا (کیونکہ) وہ (ذکر کرنے والے) تو ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے بھی محروم نہیں ہوتے یہ ہے ذکر کی اہمیت جو قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کی گئی ہے۔

ذکر اللہ کا حصول:

"فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ" "تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا [بقرہ: ۱۵۲] اس ذکر سے حاصل ہونے والے انعامات اور اجر وثواب کا تذکرہ ہے کیونکہ اس سے بڑھ کر اور کیا انعام اور اجر وثواب ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرو تو اللہ تعالیٰ بھی یاد کرتا ہے "من كان لله كان الله له" جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور سیدنا ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ اللہ عزوجل کا ذکر کرنے بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت (یہ وہ حالت ہے جس پر دل مطمئن ہوتا ہے اور شہوات کی طرف مائل ہونے سے باز رہتا ہے) نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان (فرشتوں) کے ہاں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں [مسلم]

ذکر کا بہترین وقت:

ویسے تو آدمی ہر حال میں اللہ کا ذکر کر سکتا ہے کیونکہ سیدہ عائشہ کی حدیث کہ نبی کریم ﷺ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اس سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ بندہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے مگر نبی کریم ﷺ نے ذکر کے کچھ طریقے اور وقت بتائے ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "فاما الركوع فعظموا فيه الرب واما السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن ان يستجاب لكم" [مسلم] پس تم رکوع میں ربّ عزوجل کی خوب عظمت بیان کرو اور سجدوں میں خوب دعا کیا کرو تو زیادہ امید ہے کہ تمہاری دعائیں قبول کی جائیں گی۔ اس لیے سجدوں میں زیادہ سے زیادہ دعائیں کیا کرو اس لیے کہ سجدے کی حالت میں بندہ اپنے ربّ کے زیادہ قریب ہوتا ہے اور اسی طرح رکوع میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور سجدے میں اس کی تسبیح بیان کرنی چاہیے سیدنا ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء" [مسلم] بندہ اپنے ربّ کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے پس تم سجدے میں خوب دعا کیا کرو۔

اذکار کی فضیلت اور اذکار:

اذکار کی فضیلت اور اذکار نبی کریم ﷺ نے جو اذکار بتلائے ہیں وہ بہترین ذکر کا ذریعہ ہیں اور ان کی بہت زیادہ فضیلت ہے جیسا کہ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے "كلمتان خفيفتان على اللسان، ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمان، سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم" [بخاری] دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمان کو بہت پیارے ہیں (سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم)

اور اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لان اقول سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اكبر، احبّ اليّ مما طلعت عليه الشمس" یہ الفاظ "سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اكبر" کہنا ان تمام چیزوں سے زیادہ

محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے یعنی کہ سورج ساری کائنات پر طلوع ہوتا ہے اس لیے یہ کلمات ساری کائنات سے افضل ترین ہیں اور اسی طرح سیدنا ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "الا اخبرك باحب الكلام الى الله؟" "کیا میں تجھے اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کلمے نہ بتاؤں؟" ان احب الكلام الى الله 'سبحان الله وبحمده' [مسلم] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین جو کلام ہے وہ یہ ہے سبحان الله وبحمده اور اسی طرح سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک دن میں 100 مرتبہ یہ کلمات پڑھے "لا اله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شیء قدير" اللہ تعالیٰ اس کو اتنا اجر وثواب عطاء کرتا ہے کہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور اس کے لیے 100 نیکیاں لکھی جائیں گی اس کے ایک 100 گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور یہ کلمات اس کے لیے اس دن شام تک شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں اور کوئی شخص (اس دن) اس سے زیادہ افضل عمل لے کر نہیں آئے گا سوائے اس شخص کے جس نے یہ عمل اس سے زیادہ کیا ہوگا [بخاری ومسلم] اب دیکھا جائے تو یہ آسان سا عمل اور اس کا اجر وثواب کا خود ہی اندازہ لگالینا چاہیے اور اسی طرح جن وظائف کو ہم معمولی سمجھتے ہیں مثلاً ان میں سے ایک یہ کہ سیدنا ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ 'سبحان الله' ۳۳ مرتبہ "الحمدلله" اور ۳۳ مرتبہ 'الله اكبر' اور "لا اله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شیء قدير" کہہ کر 100 کی گنتی کو پورا کرتا ہے تو اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو وہ بھی معاف کر دیئے جاتے ہیں [مسلم] اب اگر دیکھا جائے تو یہ عمل میں کوئی دیر نہیں لگتی کوئی زیادہ وقت صرف نہیں ہوتا مگر اس کی فضیلت اتنی ہے کہ اس کے سارے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے اور ایک اور حدیث میں ہے کہ سیدنا کعب بن عجرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ عمل کرتا ہے وہ نامراد نہیں رہتا۔ اس سے واضح معلوم ہوا کہ یہ عمل کرنے سے آدمی کے جتنے بھی گناہ ہوں وہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے اور اگر بندہ کوئی مراد چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو نامراد نہیں لوٹاتا بلکہ اس کی تمام مرادیں پوری کرتا ہے اور اسی طرح ایک حدیث میں ہے جو کہ سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایک روزانہ ایک ہزار نیکی کمانے سے عاجز ہے؟ ہم میں سے کسی ایک نے سوال کیا آپ ﷺ سے کوئی کیسے ہزار نیکی کمائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ ایک 10 مرتبہ "سبحان الله" پڑھے گا تو اس کے لیے ہزار نیکی لکھ دی جائے اور اس کے ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے [مسلم] دیکھو ایک 100 مرتبہ صرف "سبحان الله" پڑھنے سے ایک ہزار نیکیاں ملیں گی اور ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے تو یہ سودا گھاٹے کا نہیں بلکہ فائدے کا سودا ہے سیدہ جویریہ بنت حارثؓ اس حدیث کی راویہ ہیں ام المومنین فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح سویرے ہی نماز پڑھ کر ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ (حضرت جویریہؓ) ابھی اپنی جائے نماز ہی پر تھیں پھر آپ ﷺ چاشت کے بعد تشریف لائے تو وہ ابھی وہیں بیٹھی ہوئی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا تم ابھی اسی حالت میں ہو جس حالت میں میں نے تمہیں صبح چھوڑا تھا سیدہ جویریہؓ نے کہا جی ہاں! پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد چار کلمات تین بار کہے ہیں "لو وزنت بماقلت منذ اليوم لوزنتهن" اگر ان کا وزن ان سے کیا جائے (جو تم صبح سے کہہ رہی ہو) تو یہ ان پر وزن میں بھاری ہوں گے (وہ کلمات یہ ہیں) "سبحان الله وبحمده عدد خلقه، ورضى نفسه، وزنة عرشه، ومداد كلماته" [مسلم] اور اسی طرح کے بہت سارے عمل ایسے ہیں جن کے کرنے سے آدمی بہت زیادہ اجر وثواب کا مستحق ہوتا ہے۔

دلوں کی شفاء:

ذکر الٰہی سے دل نرم ہوتا ہے جبکہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ" [الرعد:۲۸] اہل ایمان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اطمینان (سکون) پکڑتے ہیں اور اسی طرح فرمایا ہے "أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ" [الرعد:۲۸] خبردار تم اللہ کے ذکر کے ساتھ دلوں کو اطمینان دو۔

امام حسن بصریؒ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ میرا دل بہت سخت ہے امام صاحب نے فرمایا کہ ذکر الٰہی سے اس کو نرم کرو۔ اور اسی طرح حضرت مکحولؒ فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی شفاء ہے اس لیے بیماروں کو چاہیے (چاہے وہ روحانی بیمار ہوں یا جسمانی) وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ شفاء حاصل کریں۔

نہ دنیا سے، نہ دولت سے، نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

معاشرہ کی اصلاح اور بگاڑ میں اہل علم کا کردار

محمد اسحاق حقانی

مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور

قرآن کریم نے اہل علم انبیاء اوران کے پیروکاروں کی بنیادی ذمہ داری علم شریعت کی تعلیم وتدریس قرار دی ہے۔فرمایا کہ جس انسان کو اللہ تعالیٰ نے کتاب حکمت ونبوت عطا کی اس کے یہ شایان شان نہیں کہ لوگوں کو اپنی بندگی پر لگائے بلکہ ان کو ربانی علم کا حامل ہونا چاہیے اوران کے ذمہ کتاب کی تعلیم وتدریس ہے[آل عمران :۷۹]

اور دوسرے مقام پر اشارہ فرمایا کہ رسول کی ذمہ داری تعلیم کے ساتھ تزکیہ نفس بھی ہے یقیناً مومنوں پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ان کی جنس سے رسول بھیجا جو ان کو آیات الٰہی کی تعلیم دیتا ہے اوران کا تزکیہ کرتا ہے[آل عمران:۱۶۴]

(۱)ان آیات مبارکہ سے اہل علم کی ذمہ داری واضح ہوتی ہے کہ انسانوں کو خالق کی طرف دعوت دیں۔برائی سے بچائیں اوران کی دین فطرت کی صلاحیت کو پروان چڑھائیں تا کہ ان کی زندگی اسلام کے ڈھانچے میں ڈھل جائے۔اہل علم خود بھی ربانی علم کے حامل ہوں عبادت گزار،اطاعت شعار،شرعی احکام کے پیروکار،معاشرہ ان سے اثر پذیر ہوتا ہے۔جب واعظ وعالم رب والا ہوگا اور وہ عظمت الٰہی اور خشیت کو اپنی زندگی کا مشکل راہ بنائیں گے اسی کے ساتھ معاشرہ کی اصلاح ہوگی اور عبادت الٰہی کا مفہوم بھی یہی ہے کہ ہماری سوچ وعمل احکام الٰہی کے تابع ہو۔

(۲)اہل علم اور اخلاص:رب والوں کی یہی صفت ہوتی ہے کہ ان کے علم وعمل سے مقصود رضائے الٰہی ہو حق کی طرف رسائی اوراس کو پھیلانے کا جذبہ ہو جب اخلاص نہ ہوگا تو پھر اہل علم میں جذبہ رقابت پروان چڑھے گا صرف اظہار علم ہوگا اور اپنی ذات کی طرف دعوت ہوگی۔

(۳)اہل علم اور صبر:اہل علم حوصلہ اور صابر ہونا چاہیے اس لیے کہ سب لوگ ایک جیسی صلاحیت کے مالک نہیں ہوتے ان پر صبر وحوصلہ کے ساتھ محنت کی ضرورت ہے۔اہل علم کو فوری نتائج کے بجائے عوام کے ذہن کو پڑھ کر حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے ان کو صحیح اور قابل عمل تعلیمات سے آگاہ کیا جائے تا کہ وہ ذہنی طور ان کو اپنانے پر آمادہ ہوں اس طریقے سے معاشرتی اصلاح ممکن ہوگی۔

(۴)اہل علم اور جذبہ صادق: جو کچھ وہ معاشرے کی اصلاح چاہتے ہیں اسے خود عمل پیرا ہوں۔تا کہ عوام ان کی پیروی کریں اگر ان کا عمل ان کے بیان کے خلاف ہوگا تو عوام یہ خیال کریں گے کہ اس کو اپنی بات پر خود یقین نہیں ہم اس کو کیسے تسلیم کریں۔اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو تنبیہ فرمائی۔کہ تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے۔اللہ تعالیٰ کے ہاں بری بات ہے تم وہ کہو جو کرتے نہیں[الصف]

(۵)اہل علم کا ذوق مطالعہ:اس کے ساتھ ان کے اندر خوداعتمادی پیدا ہوتی ہے اور ماحول کا مشاہدہ کر سکتے ہیں،معاشرہ کو درپیش مسائل کا حل ان کے سامنے آئے گا۔اور وہ اپنی بات کو اچھے طریقے سے بیان کرے گا۔ اہل علم کا بالغ نظر ہونا،ملکی وعالمی حالات پہ اس کی نظر ہو،معاشرتی تبدیلیوں کو سمجھ کر ان کا علاج تجویز کرے،عوام کی مشکلات میں ان کا ساتھی بنے۔ نہ کہ معاشرہ سے کٹ کر رہے فرمایا کہ جو مومن لوگوں میں رہ کر ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے اس سے بہتر ہے جو کنارہ کش رہتا ہے۔

(۶)اہل علم اور کشادہ دلی:اہل علم کو بلند حوصلہ ہونا چاہیے مخالفین کے اعتراضات کو سننے کا حوصلہ اور جذبات سے ہٹ کر ان پر غور کر کے صحیح اور غلط نظریات کی نشاندہی کریں۔

(۷)اہل علم اور غیر جانبداری:ان کی سوچ محدود نہیں ہونی چاہیے ذاتی وجماعتی مفاد پر ہی نظر نہ ہو بلکہ معاشرہ کے تمام افراد کے مسائل سامنے ہوں۔غیر جانبداری سے ان کا اسلامی عادلانہ طریقے سے حل پیش کریں۔فرمان الٰہی ہے کہ تمہیں کسی قوم کی مخالفت عدل سے نہ پھیر دے عدل ہی سے کام لو یہی تقوی کے قریب ہے[المائدہ:۸]

جامعہ اہلحدیث لاہور میں طلباء کے لیے تدریسی ورہائشی کمروں پر مشتمل چار منزلہ بلاک کی تقریب سنگ بنیاد

محمد جابر حسین مدنی

جامعہ اہلحدیث لاہور کو برصغیر پاک وہند کے دینی مدارس ومراکز میں ممتاز مقام حاصل ہے اس کی بنیاد ہندوستان کے شہر روپڑ میں 1914ء کو رکھی گی اس کے بانی مجتہد العصر محدث دوراں حافظ عبداللہ محدث روپڑی ؒ کو ہندوستان کے تاریخی مدارس کا ممتحن ہونے کا اعزاز حاصل تھا انہیں علم، زھد وورع وتقوی اور قوت حافظہ کی دولت سے رب العالمین نے مالا مال کرر کھا تھا اسی وجہ سے جامعہ اہلحدیث اپنے قیام کے دن سے ہی ترقی کی منازل طے کرنے لگا۔ خاندان روپڑ میں سے دیگر کی اعانت وحمایت کے علاوہ بالخصوص خطیب اسلام حضرت مولانا محمد اسماعیل روپڑی اور سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہم اللہ کی بھرپور سپورٹ وتعاون نے جامعہ اہلحدیث کی ترقی کو چار چاند لگا دیے۔

ملک کی تقسیم کے بعد سال 1949ء میں لاہور شہر کے قدیمی وتاریخی ریلوے اسٹیشن کے قریب براند رتھ روڈ پر چوک دالگراں میں اسی دینی مرکز کا اجراء ہوا۔ اسی دوران جامعہ اہلحدیث کو یہ عزاز بھی ملا کہ عالم اسلام کی عظیم اسلامی یونیورسٹی المدینہ المنورہ کے ساتھ پاکستان کے تمام دینی مدارس میں سب سے پہلے اسکا الحاق ہوا اور اسی جامعہ کے فاضل علماء کو اولین فرصت میں اسلامیہ یونیورسٹی المدینہ المنورہ میں تعلیم حاصل کرنے کی سعادت ملی۔ حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی وحافظ محمد سماعیل روپڑی رحمہم اللہ کی رحلت کے بعد سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی ؒ نے جامعہ اور ہفت روزہ ''تنظیم اہلحدیث'' باوجود مناظرہ جات وتبلیغی ودعوتی کثرت مشاغل کے باوجود بڑے احسن انداز میں اس کی آبیاری کی۔

سلطان المناظرین زندگی کے آخری چند سال شدید علیل رہے دوران علالت انہوں نے اپنے بھتیجوں حافظ عبدالغفار روپڑی وحافظ عبدالوہاب روپڑی کو اس درسگاہ کی ادارت ونظامت کی ذمہ داری سونپی شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی ان دنوں کراچی میں خطابت کے ساتھ ساتھ کاروبار سے منسلک تھے لیکن انہوں نے سلطان المناظرین کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے آج سے تقریبا بیس سال قبل اس ذمہ داری کو قبول کیا۔

الحمدللہ اس دن سے لیکر جامعہ اہلحدیث ترقی کے راستے پر گامزن اور رواں دواں ہے اس وقت شعبہ تحفیظ القرآن، عوم اسلامیہ درس نظامی، شعبہ تجوید وقراۃ، کمپیوٹر کورس میں نمایاں کام ہو رہا ہے طلباء کی کثرت تعداد اور آمد وتوجہ کی وجہ سے پرانی بلڈنگ ناکافی تھی اور رہائشی وتدریسی کمرہ جات کو مستقل کرنے کی بڑی دیر سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی جس کے لیے تگ ودو دکوشش جاری تھی الحمدللہ اب حالات ایسے پیدا ہوئے کہ تدریسی ورہائشی کمروں کی ایک منزل کی ذمہ داری ایک ادارۃ نے لی ہے جبکہ تہہ خانہ اور دو منزل احباب خیر ومعاونین جامعہ کے تعاون سے تعمیر ہو گی چنانچہ اس سلسلہ میں مورخہ 16 جنوری 2010 بروز ہفتہ کو سہ پہر تین بجے اس بلاک کے سنگ بنیاد کے لیے لاہور کے جید وممتاز علماء کرام کے علاوہ جامعہ کے معاونین کو سنگ بنیاد کی تقریب میں مدعو کیا گیا شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی کی کال پر راقم محمد جابر حسین کو بھی اس بابرکت پروگرام میں شرکت کا موقع ملا مذکورہ دن نماز عصر کی امامت شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی تلمیذ خاص حافظ عبداللہ محدث روپڑی ؒ نے پڑھائی نماز کی ادائیگی کے بعد شیخ الحدیث حافظ عبدلغفار روپڑی نے اس تدریسی ورہائشی بلاک کی تعمیر کے حوالہ سے شرکاء وحاضرین کو خوش خبری سنائی اور ہونے والے کام کے حوالہ سے پیش رفت سے آگاہ کیا۔ شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی، حافظ محمد جاوید روپڑی، حافظ عبدالوحید ورپڑی، شیخ التفسیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن الازھری کے ہاتھوں حسب ترتیب ابتدائی اینٹیں رکھی گیں اس کے بعد اکثر شرکاء ومہمانان گرامی نے بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کا شرف حاصل کیا اس پر وقار تقریب میں جامعہ اہلحدیث کے اساتذہ وطلباء ونمازیان مسجد قدس کے علاوہ مندرجہ ذیل معززین نے شرکت کر کے اس پروگرام کی رونق کو دوبالا کیا۔ حافظ ثناء اللہ مدنی، حافظ محمد جاوید روپڑی، حافظ عبدالوحید ورپڑی، شیخ التفسیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن الازھری، حافظ عبدالغفار روپڑی، حافظ عبدالوہاب روپڑی، حاجی محمد افضل صاحب، ملک کوثر، حافظ محمد فیصل،

(بقیہ صفحہ نمبر 4)

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
(042) 5854010
6581025 (042)
تنظیم اہلحدیث
C.P.L - 104

مابین سلفی مدارس

آل کراچی تقریری مقابلہ 2010

مہمان خصوصی
محترم جناب
مولانا میاں محمد جمیل صاحب
کنوینر تحریک دعوت توحید پاکستان

خصوصی خطاب
فضیلۃ الشیخ
مفتی محمد یوسف قصوری صاحب
کراچی

زیر صدارت
فضیلۃ الشیخ
حافظ ضیاء الرحمن مدنی صاحب
وکیل جامعہ ابی بکر الاسلامیہ

فضیلۃ الشیخ
پروفیسر محمد ابراہیم بھٹی صاحب
کراچی

فضیلۃ الشیخ
مفتی خلیل الرحمن صاحب
مدیر معہد القرآن الکریم

فضیلۃ الشیخ
حافظ محمد سلفی صاحب
مدیر جامعہ ستاریہ الاسلامیہ

فضیلۃ الشیخ
مفتی محمد یوسف طیبی صاحب
مدیر جامعۃ الدراسات الاسلامیہ

فضیلۃ الشیخ
حافظ محمد افضل ضیاء صاحب
مدیر جامعہ احسان الاسلامیہ

فضیلۃ الشیخ
السید خدائے نظر صاحب
مدیر جامعہ انصاریہ اتحاد ٹاؤن

محترم جناب
عزیز الدین صاحب
مہتمم جامعہ دارالحدیث رحمانیہ

فضیلۃ الشیخ
مولانا محمد داؤد شاکر صاحب
نائب مدیر المعہد السلفی للتعلیم والتربیۃ

اسٹیج سکیرٹری
مولانا عبد الخالق آفریدی
کراچی

سابقہ پروگرام
(۱) راولپنڈی (۲) آزاد کشمیر (۳) لاہور
(۴) ساہیوال ڈویژن (۵) گوجرانوالہ

نوٹ: ملک بھر کے اہلحدیث بین المدارس مقابلہ مکمل ہونے کے بعد ڈویژن لیول پر اول، دوم، سوم آنے والے مقررین کے درمیان لاہور میں ماہ جولائی میں مقابلہ ہوگا پوزیشن ہولڈر حضرات کو دوگنا انعام دیا جائے گا

عنوانات
☆ توحید کی اہمیت وفضیلت
☆ توحید کے اجتماعی زندگی پر اثرات

انعامات کراچی کی احباب کی طرف سے
اوّل =/5000
دوم =/4000
سوم =/3000

مقابلہ بروز جمعرات 21 جنوری 2010 صبح 8:30 جامعہ ابی بکر الاسلامیہ گلشن اقبال بلاک 5 میں ہوگا ۔ رابطہ 021-34980877

رابطہ برائے رجسٹریشن
(مولانا) محمد ارشد زاہد (مدیر) جامع مسجد و مدرسہ ابوبکر صدیق
بوستان رفیع جامعہ ملیہ روڈ ملیر کراچی 43
0300-2444981
0333-2444981